بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

نگران اصول
مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

| جلد ۷ | ماہ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ہجری | نمبر ۱۰ |
|---|---|---|


# ماہ ذی الحجہ اور محرم کی یادگار

(از مدیر)

مسلمانوں کے قومی و ملی تہواروں میں دو عیدیں مشہور ہیں، اور درحقیقت یہی دو تہوار ہیں جنھیں شرعی اور دینی تہوار کہا جا سکتا ہے۔ ایک رمضان المبارک کے فریضہ کی ادائیگی کے بعد اپنے مالک کے دربار میں اظہار شکریہ کے لئے مشروع ہے۔ اور دوسرا اس کے دو مہینے بعد، ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند صالح نبی صادق حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر قربانیوں کے تذکار کا غلغلہ بلند کرنے کیلئے۔ اس آخری عید اور اس کی فداکارانہ کارگذاریوں سے ہم ابھی تھوڑے ہی دن ہو رہے ہیں فارغ ہوئے ہیں۔ ابھی زمین پر ان بے شمار جانوروں کے خون کی سرخیاں باقی ہیں، جو اس مہینے میں اللہ کے نام پر دنیا کے کونے کونے اور ملک کے گوشے گوشے میں بہائے گئے ہیں۔ لیکن واحسرتا! کہ ان جانوروں کے ذبح کرنے والے انسانوں کے قلوب میں، اس قربانی کے حقیقی مقصد، اور اسکی روح کی ایک ہلکی سی جھلک بھی شاید باقی نہیں رہی۔ ورنہ یہ کیا ہے؟ کہ جانوروں کی صفیں کی صفیں کاٹ ڈالنے کے باوجود ہمارے دلوں میں ہمت و جرأت، شجاعت و بہادری، حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح رضائے الٰہی کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دینے کا جذبہ اور اس راہ میں آنے والی تمام مصیبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا ولولہ پیدا ہونے کے بجائے، ماہ محرم کے تصور ہی سے دلوں میں کسک، چہروں پر پژمردگی، آنکھوں میں قطرات اشک نظر آ رہے ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ماتم میں زیادہ سے زیادہ آواز کے ساتھ چلا کر مرثیہ خوانی کیلئے ابھی سے مشق کی جا رہی ہے۔ آنسوؤں کا خزانہ جمع کیا جا رہا ہے تاکہ محرم کے پہلے

عشرہ میں کام آئے۔ لکڑی کی کھپچیاں، کپڑے کی دھجیاں، اور رنگین کاغذوں کی پرچیاں جمع کی جارہی ہیں تاکہ ان کو جوڑ جاڑ کر امام حسینؓ کے تابوت اور تعزیے کے نام سے گلی گلی گھومایا جائے۔ مرثیہ پڑھنے والے، سینہ کوٹنے والے، منہ بسور بسور کر رونے والے ساتھ ہوں گے۔ مسلمانو! للہ ذرا دل پر ہاتھ رکھکر بتاؤ کہ کیا کسی بہادر قوم کیلئے کسی جانباز اور بہادر کی یادگار منانے کا یہی طریقہ ہے؟ اگر شانِ بہادری یہی ہے، تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ بزدلی اور نامردی کس جانور کا نام ہے؟

مجھے شیعوں سے بحث نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں، اسلئے کہ ہماری (سنیوں کی) اور ان کی راہ بالکل جداگانہ ہے۔ ہاں افسوس تو ان سنیوں پر ہے جو قرآن کو موجودہ شکل میں ہی خدا کا محفوظ و غیر مبدّل کلام سمجھتے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو دین کا قانون مانتے ہیں۔ جو صحابۂ کرام کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اسلام کا ستون جانتے ہیں۔ جو امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو اسی ترتیب کے ساتھ، اللہ کے رسولؐ کا سچا جانشین ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مجھے تو آج اپنے ان سنی بھائیوں سے کچھ باتیں کرنی ہیں جو کہنے کو تو شیعوں سے الگ ہیں۔ بہت سے اعتقادی امور میں ان سے بیزار ہیں لیکن محرم کے دنوں میں عملاً پورے شیعہ بنجاتے ہیں جو شیعوں ہی کی طرح امام حسینؓ کا ماتم کرتے ہیں، تعزیے نکالتے ہیں۔ نوحہ کرتے ہیں۔ سینے کوٹتے ہیں۔ ماتمی لباس پہنتے ہیں۔

سنی بھائیو! مانا کہ امام حسینؓ کی شہادت کا واقعہ تاریخ اسلام میں ایک اہم واقعہ ہے، لیکن کیا تمہارے نزدیک حضرت امام حسینؓ خدا کے پیغمبروں اور ان کے رسولوں سے بھی افضل تھے، کیا ان کا قتل نبیوں کے قتل سے بھی زیادہ اہم ہے کیا خدا کے رسولوں کی شہادت ان کی شہادت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کیا پیغمبرانِ خدا کے مظلومانہ قتل سے تمہارے دلوں پر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ دیکھو سورۂ آل عمران کے بارہویں رکوع میں اللہ تبارک و تعالیٰ صاف فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۔ (یعنی پہلی امتوں میں سے بعض پر خدا کا غضب اسلئے نازل ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان انبیاء میں سے بعض وہ تھے جن کو آرے سے اس طرح رگڑ رگڑ کر چیرا گیا جس طرح لکڑی چیری جاتی ہے"

مسلمانو! اگر پہلو میں دل، اور دل میں ذرہ برابر بھی ایمانی حرارت تو کجا؟ انسانی ہمدردی کا شائبہ بھی رکھتے ہو تو غور کرو کہ اس ظلم وستم کی بھی کوئی حد ہے؟ تلوار سے دو ٹکڑے کر دیا جائے، پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا جائے۔ نیزے کی انی چبھو کر خاتمہ کر دیا جائے۔ ہاں ہاں! گھوڑے کی ٹاپوں سے روندیا جائے۔ یہ سب کچھ آسان ہے۔ لیکن عزم واستقلال کا پہاڑ جرأت ومردانگی کا ہمالیہ بھی اس تصور سے کانپ اٹھیگا کہ ایک زندہ انسان خدا کا مقدس پیغمبر، توحید الٰہی کا حامل آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جائے۔

لیکن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان مظلوموں کی یادگار منانے کیلئے کوئی مجلس پڑھوائی؟ کوئی تعزیہ نکالا؟ کبھی نوحہ و ماتم کی محفل سجا کر مرثیہ خوانی کی؟ دو سنو! اگر تمہارے نزدیک حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ، حضرت خبیبؓ، حضرت انس بن نضرؓ اور اس قسم کے ہزاروں شہدائے اسلام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہستیاں کوئی قابل یادگار ہستیاں نہ تھیں، تو ان پیغمبروں ہی کی شہادت و مظلومیت کی یاد کبھی تازہ کی ہوتی؟ یا یہ بھی حضرت امام حسینؓ کے سامنے نعوذ باللہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے؟ لیکن تم تو شیعوں کے پروپگنڈے سے اس قدر متاثر ہو کہ تم کو تو شاید حضرت امام حسینؓ کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ کی شہادت کا واقعہ بھی نہ معلوم ہوگا۔

سُنّی بھائیو! کان کھول کر سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورتوں اور نوحہ کرنے والے مردوں کے متعلق فرمایا ہے لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری و مسلم) جو شخص (مرد یا عورت) کسی کے غم اور ماتم میں اپنے منہ پر تھپڑ مارے، کپڑے پھاڑے، اور غیر اسلامی طریقوں سے واویلا کرے چیخے چلائے وہ ہمارے اسلامی طریقہ سے باہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں أَنَا بَرِئٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ (مسلم) میں اس نافرمان سے بیزار ہوں، جو اظہار غم کے لئے بال منڈوائے، چلا چلا کر نوحہ کرے۔ اور کسی مصیبت میں کپڑے پھاڑے۔ نیز فرماتے ہیں اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ (مسلم) یعنی نوحہ کرنے والی عورت (مرد بھی اس میں داخل ہیں، عورت کا ذکر اس لئے کیا کہ اس زمانہ میں عموماً عورتیں ہی ایسا کرتی تھیں) اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کریگی، تو قیامت کے دن اس حال میں کھڑی کی جائیگی کہ اس کے تمام بدن میں خارش پیدا کردیجائیگی۔ اور اس پر ایک ایسی تیز چیز لگا دی جائیگی کہ وہ اس کی سوزش اور جلن سے بے چین رہیگی۔ اور اس کا تمام بدن پھنک رہا ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں اس سے بھی سخت الفاظ ہیں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ (مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں کے اندر ہیں جو **کفر** ہیں۔ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور کسی مرنے والے پر نوحہ کرنا۔ جو لوگ ان مجلسوں میں شریک ہو کر سنتے ہیں۔ تعزیوں کے جلوس کے ساتھ تماشا بینی کرتے ہیں وہ بھی سن لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر **لعنت** کی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال لَعَنَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ (ابوداود) حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور اس نوحہ کو دلچسپی سے سننے والی دونوں پر لعنت کی ہے" (اس حدیث میں بھی عورت کا ذکر اسی لئے ہے کہ عموماً عورتیں ہی ایسا کرتی تھیں ورنہ یہ حکم مرد و عورت دونوں ہی کیلئے ہے) ✢

اب اگر اس کفر سے بچنا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا ڈر ہے تو تعزیوں کا بنانا۔ اس کے

ساتھ چلنا، نوحہ و ماتم کرنا، ایسی مجلسوں میں شریک ہونا ان تمام باتوں سے توبہ کرکے محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کو روزہ رکھو، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہو۔ کہ ایک ایماندار سنی کیلئے اس کے سوا اور کوئی کام کرنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ رمضان مبارک کے بعد روزوں کیلئے سب سے افضل مہینہ محرم کا ہے۔ (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ محرم کی (نویں) دسویں تاریخ کے روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ گذشتہ سال کے گناہ معاف فرماتا ہے (ترمذی) ہاں یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اس روزے کا تعلق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ بھی نہیں۔ اسلئے کہ حضرت حسین رضؓ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرما جانے کے تقریبًا پچاس سال بعد شہید ہوئے ہیں بلکہ اس روزے کی وجہ خود حدیثوں میں مذکور ہے کہ فرعون جو مصر کا بڑا جابر و ظالم بادشاہ گذرا ہے جو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا۔ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو غلام بنا لیا تھا۔ اور ان کو نہایت ذلت کے ساتھ رکھتا تھا۔ ان کے لڑکوں کو قتل کرا دیتا تھا، اور لڑکیوں کو لونڈیاں بنا کر رکھنے کیلئے زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کی غلامی سے نکالنے کی بڑی کوشش کی آخر ایک رات کو ان کو بھگا کرلے گئے، صبح کو دریا پر پہنچے تو دریا کا پانی اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے پھٹکر دو ٹکڑے ہو گیا اور بیچ میں خشک راستہ نکل آیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم صحیح سلامت پار ہو گئی۔ پیچھے سے فرعون بھی مع اپنی فوج کے ان کو پکڑنے کیلئے پہنچ گیا۔ جب دریا کے بیچ میں پہنچا تو اس کا پانی جوش مار کر دونوں طرف سے مل گیا اور فرعون جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا مع اپنی فوج کے دریا میں غرق ہو گیا۔ یہ تاریخ جس میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات ملی، اور فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہوا یہی محرم کی دسویں تاریخ تھی۔

اسی کے شکریہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ رکھا اور اپنی امت کو رکھنے کی ترغیب دی

# رباعی

کسی ظالم کو ظلم سے اور کسی گناہگار قوم کو گناہوں سے روکنے والے نہ روکیں تو سب کے سب عذاب میں مبتلا ہونگے (حدیث)

ظالم جو کریں ظلم و ستم شام و پگاہ ہوتے ہوں کسی قوم میں یا خوب گناہ
اُن کو نہ اگر روکنے والے روکیں ہو جائینگے سب سخت عذابوں سے تباہ

(کامل جوناگڈھی)